جلد ۲۳ | مورخہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۱۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ۔ مارچ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضورؐ کو گلے کے درد کی شکایت ابھی تک ہے ۔

۱۸ ۔ مارچ حضورؐ نے مختلف مقامات پر بھیجے جانے والے مبلغین اور جناب ناظر صاحبان دعوت و تبلیغ و تعلیم و تربیت کی دعوت فرمائی اور مبلغین کو اہم ہدایات دیں ۔؛

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بدستور بیمار ہیں ۔ احباب دعائے صحت کرتے رہیں ۔؛

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کل سلسلہ کے بعض ضروری امور سرانجام دینے کی غرض سے لاہور تشریف لے گئے ۔

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کی تربیت کے لئے بھیجا جا رہا ہے ۔؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ سے ڈرو ۔ اور صلاحیت کا جامہ پہنو

"اے لوگو ۔ خدا سے ڈرو ۔ اور درحقیقت اس سے صلح کرلو ۔ اور سچ سچ صلاحیت کا جامہ پہن لو ۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک شرارت تم سے دُور ہوجائے ۔ خدا میں بے انتہاء عجیب قدرتیں ہیں ۔ خدا میں بے انتہا طاقتیں ہیں خدا میں بے انتہاء رحم اور فضل ہے ۔ وہی ہے ۔ جو ایک ہولناک سیلاب کو ایک دم میں خشک کرسکتا ہے ۔ وُہی ہے جو مہلک بلاؤں کو ایک ہی ارادہ سے اپنے ہاتھ سے اٹھا کر دور پھینکدیتا ہے مگر اس کی یہ عجیب قدرتیں اُن ہی پر کھلتی ہیں ۔ جو اس کے ہی ہوجاتے ہیں ۔ اور وُہی یہ خوارق دیکھتے ہیں ۔ جو اس کے لئے اپنے اندر ایک پاک تبدیلی کرتے ہیں ۔ اور اس کے آستانہ پر گرتے ہیں ۔ اور اس قطرہ کی طرح جس سے موتی بنتا ہے ۔ صاف ہوجاتے ہیں ۔ اور محبت اور صدق اور صفا کی سوزش سے پگھل کر اس کی طرف بہنے لگتے ہیں ۔ تب وُہ مصیبتوں میں ان کی خبر لیتا ہے ۔ اور عجیب طور پر دُشمنوں کی سازشوں اور منصوبوں سے انہیں بچا لیتا ہے ۔ اور ذلت کے مقاموں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے ۔ وُہ ان کا متولّی اور متعہد ہو جاتا ہے ۔ وُہ ان مشکلات میں جبکہ کوئی انسان کام نہیں آسکتا ۔ ان کی مدد کرتا ہے ۔ اور اس کی فوجیں ان کی حمایت کے لئے آتی ہیں ۔ کس قدر شکر کا مقام ہے ۔ کہ ہمارا خدا کریم اور قادر خدا ہے ۔ پس کیا تم ایسے عزیز کو چھوڑ دو گے کیا اپنے نفس ناپاک کے لئے اس کی حدود کو توڑ دو گے ۔ ہمارے لئے اس کی رضامندی میں مرنا ناپاک زندگی سے بہتر ہے ۔" (الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

امتحانات میں کامیابی کیلئے دعا

میٹریکولیشن کے امتحان میں جو احمدی طلباء اور طالبات امسال مختلف مقامات میں شریک ہیں۔ ان سب کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ اسی طرح جو نوجوان دوسرے امتحان دینے والے ہیں ان کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری چھوٹی لڑکی امتہ الودود بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبد الغفور خان کراچی۔ (۲) خاکسار کے والد ڈاکٹر مرزا اکبر بیگ صاحب علاقہ بلوچستان میں ہنگام بالا کی ایذا رسانیوں کی وجہ سے بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ نیز میری والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مرزا اصغر بیگ سیالکوٹ (۳) شیخ عبد الرحمان صاحب ہزاروی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں نیز خاکسار چند ایک مشکلات میں مبتلا ہے احباب ان سے رہائی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ڈاکٹر محمد عبد اللہ چھاؤنی نوشہرہ (۴) میرا بھتیجا عرصہ سے بیمار ہے۔ علاوہ ازیں چند دنوں سے میرا بچہ بھی بیمار ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار دوست محمد خان ایم۔ اے رہتک (۵) عزیزم خلیل احمد بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار غلام احمد خان از حجرہ (۶) میرے والد میر مہدی حسین صاحب مہاجر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنی آنکھ کا اپریشن کرایا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار سید محمد باقر کاتب الفضل

اعلانات نکاح

(۱) ۷ مارچ بعد نماز عصر مولوی عبد المالک خان صاحب مولوی فاضل مبلغ ابن جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب رامپوری کا نکاح بابو محمد یسین خان صاحب فیروزپوری کی لڑکی سردری بیگم کے ساتھ بعوض مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار حافظ سلیم احمد اٹاوی (۲) ۱۲ مارچ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ملک عبد العزیز صاحب مولوی فاضل ابن حاجی ملک غلام حسین صاحب قادیان کا نکاح خورشید بیگم صاحبہ بنت میاں نور محمد صاحب امرتسری سے بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار عبد الرحمان خان قادیان (۳) قاضی فضل احمد صاحب ساکن چہیر ضلع راولپنڈی کا نکاح امتہ اللہ مبارکہ صاحبہ بنت مولوی نعمت اللہ صاحب گوہر کے ساتھ خالصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

(۴) ۴ مارچ ۱۹۳۶ء غلام حیدر برادر منشی کریم بخش صاحب کا نکاح منشی عبد السمیع صاحب کی صاحبزادی امتہ الرشید کے ساتھ پانچ سو روپیہ مہر پر مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ (۵) تھوڑا عرصہ ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا

چودھری فضل الرحمٰن صاحب بی۔ ایس سی (اگریکلچر) پسر چودہری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ساکن پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر عائشہ بی بی بنت چودھری باغ دین صاحب نائب ذیلدار ساکن چک ۱۱ بیت احمد یانوالہ ضلع منٹگمری سے

چودہری محمد عبد اللہ صاحب بی۔ اے پسر چودہری غلام احمد صاحب نمبردار ساکن گولہ ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر صفیہ بیگم بنت چودھری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ساکن پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ سے۔

چودہری غلام رسول صاحب پسر چودھری اللہ بخش صاحب ساکن داؤکے ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض مبلغ سات سو روپیہ مہر ہاجرہ بی بی بنت چودہری قادر بخش صاحب ساکن پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ سے۔

علاوہ ازیں حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسجد مبارک میں مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا

محمد یوسف پسر چودھری شرف دین صاحب قوم چیٹھے ساکن بازدار والہ ضلع ملتان کا نکاح بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر زینب بی بی بنت چودہری غلام محمد صاحب قوم چیٹھے ساکن بازدار والہ ضلع ملتان سے اور

بشیر احمد پسر چودہری غلام محمد صاحب قوم چیٹھے ساکن بازدار والہ ضلع ملتان کا نکاح بعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر فضل بی بی بنت چودہری علی محمد صاحب قوم چیٹھے ساکن بازدار والہ ضلع ملتان سے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو بابرکت کرے۔ خاکسار رفیق احمد انسپکٹر بیت المال قادیان

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل سے مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان کا دوسرا پوتا پیدا ہوا جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشید احمد رکھا۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب کے ہاں بھی لڑکا پیدا ہوا مبارک ہو۔

دعائے نعم البدل

میرا لڑکا شبیر احمد فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ غلام جیلانی پوسٹل کلرک نواں شہر ضلع جالندھر (۲) قریشی نور احمد صاحب کا اکلوتا فرزند بعمر ۲ سال فوت ہوگیا ہے۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار محمد صادق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور

مبلغین کے دورہ کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل مبلغین کو جن علاقوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ان کے ناموں کے آگے لکھ دیئے گئے ہیں۔ مبلغین کو نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ہدایت ہے کہ جو جماعتیں رستے میں آئیں ان کا معائنہ کرتے جائیں:۔

۱۔ مولوی علی محمد صاحب اجمیری و در عبد الخالق صاحب ۔ لکھنؤ ۔ سہارنپور ۔ ڈیرہ دون ۔ رامپور وغیرہ کا معائنہ
۲۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب ۔ مظفر الدین صاحب ۔ بنگال (مین پوری)
۳۔ مولوی احمد خان صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ برہما (آگرہ وغیرہ)
۴۔ مولوی محمد شریف صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈیرہ غازی خان
۵۔ مولوی عبد الغفور صاحب مولوی نعمت اللہ صاحب ۔ علاقہ سیالکوٹ
۶۔ مولوی عبد الواحد صاحب ریاست جموں
۷۔ مولوی محمد صادق صاحب (مستقل) مولوی محمد حسین صاحب (عارضی) ۔ میرپور ۔ کوٹلی ۔ پونچھ۔
۸۔ مولوی غلام احمد صاحب ۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی ۔ لاہور
۹۔ مولوی ظہور حسین صاحب ۔ علاقہ بھاگلپور :۔
۱۰۔ مولوی محمد یوسف شاہ صاحب کرناہ

باقی مبلغین کا پروگرام بعد میں دیا جائیگا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۵۴ھ

موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کو کب تک اس ضلع میں رکھا جائیگا

(۲)

مندرجہ بالا عنوان کے ایک گزشتہ مضمون میں حکومت پنجاب کا جو نوٹس درج کیا گیا ہے۔ اس کی غرض یہ نہیں۔ کہ اسے زیر بحث لایا جائے بلکہ صرف یہ دکھانا تھی۔ کہ موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب پر اس کے متعلق جس قدر ذمہ واری عائد ہوتی تھی۔ وہ انہوں نے ادا نہ کی۔ چونکہ اس نوٹس کے متعلق حکومت یقین دلا چکی ہے۔ کہ اگر اسے اس کے جاری کرنے کے وقت اس بات کا علم ہوتا کہ باہر سے احمدیوں کو بلانے کا سرکلر ناظر امور عامہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو نوٹس نہ دیتی۔ نیز حکومت یہ بھی تسلیم کر چکی ہے۔ کہ اگر اسے ناظر صاحب امور عامہ کے جاری کردہ سرکلر کی منسوخی کا بر وقت علم ہو جاتا۔ تو بھی حکومت کی طرف سے کوئی نوٹس جاری نہ کیا جاتا۔ نیز یہ کہ حکومت پنجاب اور اس کے افسروں نے اس معاملہ میں جو کچھ بھی کیا۔ اس کے کرتے وقت ان کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں۔ جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو کسی طرح ٹھیس لگے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ اس معاملہ کا جہاں تک حکومت سے تعلق تھا۔ وہ خوش اسلوبی سے طے ہو چکا ہے۔

پس اس پہلو کو زیر بحث لانا ہمارے مد نظر نہیں۔ البتہ اس کے متعلق موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور پر جس قدر ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ انہوں نے بر وقت حکومت کو اطلاع نہ دی۔ اس کی طرف حکومت کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس لئے دلائی گئی ہے کہ ابھی تک ڈپٹی کمشنر صاحب کا رویہ ہمارے لئے باعث اضطراب اور بے چینی بن رہا ہے۔ جیسا کہ اس تازہ واقعہ سے ظاہر ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا۔ قادیان کی عیدگاہ کے متعلق جہاں سالہا سال سے جماعت احمدیہ عیدین کی نمازیں پڑھتی چلی آ رہی ہے۔ پولیس کی طرف سے ایک فوجداری مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷/۱۵۱ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں چند احمدی اصحاب پر چل رہا ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے حکم کے ماتحت عیدگاہ کی صفائی کی نگرانی کر رہے تھے۔ اور جن میں سے بعض صرف فوٹو کیمرے لے کر کھڑے تھے۔ کہ کوئی شرارت کرے۔ تو فوٹو لے لیں اس میں ایک گزشتہ پیشی پر جو ۳۔ مارچ کو ہوئی پولیس نے موضع رام پور کے دو سکھ نمبردار بطور گواہ پیش کئے تھے۔ اور ان کی شہادت مجسٹریٹ صاحب کے قلم بند کرنے کے بعد چونکہ وہ شہادت احمدیہ جماعت کی برأت ثابت کرتی تھی۔ پولیس نے مزید شہادت پیش کرنے کے لئے مہلت طلب کی تھی۔ جو ۱۷۔ مارچ تک دے دی گئی۔ اس تاریخ پر جب احمدی ملزمین معہ اپنے وکلاء کے عدالت میں پیش ہوئے۔ تو مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس وجہ سے سماعت مقدمہ ۳۰ مارچ پر ملتوی کر دی۔ کہ مسل ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے اپنے پاس منگائی ہوئی ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک ایسے مقدمہ میں جس کی ایک عدالت میں سماعت ہو رہی ہے۔ دخل دیتے ہوئے مسل اپنے پاس منگانے کی ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس مرحلہ پر جبکہ استغاثہ نے اپنی شہادت پیش کرنی شروع کی ہے۔ کیا ضرورت پیش آئی۔

سنا گیا ہے۔ کہ ان دونوں نمبرداروں کو بھی جنہوں نے پولیس کی طرف سے گواہی دی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے طلب کیا ہے۔ ہم نہیں جانتے یہ بات کہاں تک درست ہے۔ لیکن اگر یہ درست ہے۔ تو اس وقت تک ڈپٹی کمشنر صاحب کا جو رویہ جماعت احمدیہ کے متعلق چلا آ رہا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ میں اس معاملہ پر بے اطمینانی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

اسی طرح یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈاک خانہ کے متعلق ہمیں جو تکالیف پہنچ رہی ہیں۔ وہ بھی اسی فضا کا نتیجہ ہیں۔ جو ضلع کے بعض حکام نے ہمارے خلاف پیدا کر رکھی ہے چنانچہ ڈاک خانہ کے ایک افسر نے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سے خود بیان کیا۔ کہ کیا آپ ہمیں آزاد سمجھتے ہیں۔ ہم پر بھی کئی پابندیاں عائد ہیں۔

ان حالات اور سابقہ واقعات کو جن میں سے بعض کا مختصراً ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے پیش کر کے ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس ضلع سے تبدیل کیا جائے۔

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں قادیان کے قریب جب احرار کا اجتماع ہوا۔ تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر کے جماعت احمدیہ کے چار سے زیادہ افراد کے جمع ہونے۔ اور ہر ایک کو معمولی چھڑی تک رکھنے سے تو محروم کر دیا۔ مگر دوسری طرف احرار کو کھلی چھٹی دیدی گئی۔ کہ وہ اپنے اجتماع میں جماعت احمدیہ کے مقدس بانی۔ اور دوسرے بزرگوں کے خلاف جس قدر بد زبانی کر سکتے ہیں۔ کر لیں۔ چنانچہ انہوں نے ۲۱۔ ۲۲۔ اور ۲۳ر اکتوبر کو اپنی تقریروں اور نعروں میں نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز حرکات کیں۔ مگر ان کو روکنے کا قطعاً کوئی انتظام نہ کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کے مذہبی مرکز میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ایسی صورت میں جبکہ جماعت احمدیہ کی ساری تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں مل سکتی۔ کہ کسی سرکاری نظام کی خلاف ورزی کی گئی ہو۔ یا حکومت کے کسی حکم کو توڑنے کی کوشش کی گئی ہو۔ بلکہ بارہا حکومت اعتراف کر چکی ہو۔ کہ جماعت احمدیہ قیام امن اور قانون کی پابندی کے متعلق بہترین خدمات سرانجام دے چکی ہے۔ کسی ایسے ہی افسر کا کام ہو سکتا ہے۔ جو خاص قسم کے جذبات کے ماتحت کام کر رہا ہو۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے قادیان میں احمدیوں پر دفعہ ۱۴۴ جاری کر کے تمام جماعت احمدیہ کے جذبات کو سخت ٹھیس لگائی۔ اور امن پسندی و حکومت کی اطاعت شعاری کے جذبات کو سخت مجروح کیا۔

انہی ایام میں جبکہ ڈپٹی کمشنر صاحب قادیان کے قریب ہرچووال کے ڈاک بنگلہ میں مقیم تھے۔ جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو بلا کر ان کے سامنے انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے کا ذکر بار بار ہتک آمیز پیرایہ میں The Mirza کے الفاظ سے کیا۔ اور جب ان سے کہا گیا۔ کہ حکومت کی بڑی بڑی ہستیاں مثلاً وائسرائے ہند اور وزیر ہند حضرت امیر المومنین کا ذکر احترام سے کرتی ہیں۔ اور آپ سے بوجہ ہندی النسل ہونے کے ہم بہتر اخلاق کی توقع رکھتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں بھی ان کا نام زیادہ مودبانہ طور پر لیا کرتا تھا۔ مگر اب میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بہتر ہے۔ کہ آپ کمشنر صاحب سے دریافت کریں۔

اس گفتگو سے جماعت احمدیہ کے نمائندے اسی نتیجہ پر پہنچے جس پر لازمی طور پر انہیں پہنچنا چاہیئے تھا۔ اور وہ یہ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے یہ طرز کلام دیدہ دانستہ اپنے سابقہ طرز عمل کے خلاف اختیار کیا۔ اور اس انسان کی تحقیر کے لئے اختیار کیا۔ جس کے غلاموں میں خدا تعالے کے فضل سے دنیوی لحاظ سے بھی ڈپٹی کمشنر صاحب سے بڑی پوزیشن کے انسان شامل ہیں اور اسے اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں۔

پھر احرار قادیان میں جماعت احمدیہ کے خلاف گندی سے گندی اور اشتعال انگیز تقریریں کرتے رہے۔ احمدیوں پر حملہ آور ہوئے احمدیوں کی جائدادوں کو نقصان پہنچایا۔ اور ان سب امور کی اطلاع ضلع کے حکام کو دی جاتی رہی۔ مگر کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف بالکل غلط رپورٹوں پر حکام فوراً پہنچ جاتے رہے۔ مثلاً احرار کو مسجد کی تعمیر سے روکنے کی غلط رپورٹ پر۔ اور خوجوں کی مسجد پر حملہ کرنے کے بے بنیاد خطرہ کی رپورٹ پر فوراً آ گئے۔ اور احرار کی حمایت میں دوسروں پر سخت دباؤ ڈالا گیا۔

جبکہ پہلی بار دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر ابھی چھ ماہ بھی نہ گزرے تھے۔ کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے دوسری بار دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ اور جماعت احمدیہ کو سخت پابندیوں میں جکڑ دیا۔ اس کے متعلق جب ہائی کورٹ میں اپیل کی گئی تو فاضل جج نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس حکم کو مبہم غیر موثر اور غیر صحیح قرار دے کر بتا دیا۔ کہ وہ اندھادھند دیا گیا تھا۔

جب دفعہ ۱۴۴ کا یہ انجام ہوا۔ تو ڈپٹی کمشنر صاحب نے علاقہ مجسٹریٹ کو کرمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت احمدی بچوں کی پرائیویٹ مکانوں میں مذہبی اور تعلیمی مجلسوں تک میں بھی پولیس کے ذریعہ مداخلت کرنے کے اختیارات عطا کر دیئے۔ اور مجسٹریٹ صاحب نے بے تحاشا ان کا استعمال شروع کر دیا۔ اور اس وقت تک کرتے رہے۔ جب تک حکومت پنجاب نے اس حکم کو غلط قرار دے کر آئندہ ایسا کرنے سے روک نہ دیا۔

ان واقعات کو دیکھتے ہوئے کیا یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کو موجودہ ڈپٹی کمشنر صاحب پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ اور وہ اطمینان کا سانس لے سکتی ہے۔ قطعاً نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ حکومت ڈپٹی کمشنر صاحب کو تبدیل کر کے کسی اور جگہ نہیں بھیج دیتی۔ جبکہ وہ معمولی معمولی حالات میں تبادلہ کرتی رہتی ہے۔

سکرٹریان تبلیغ کی فوری توجہ کے لائق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سال دوم تحریک جدید کے ابتدائی خطبات میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ تمام جماعتیں یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے پہلے پہلے تمام ان اصحاب کے متعلق اطلاع دیں۔ جو تحریک وقف رخصت کے ماتحت اپنے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے پیش کریں۔ اس میں سہولت کے لئے دفتر تحریک جدید کی طرف سے مطبوعہ فارم بھی خانہ پری کے لئے ارسال کئے گئے۔ لیکن ابھی تمام جماعتوں کی طرف سے اطلاعات موصول نہیں ہوئیں لہٰذا بطور یاددہانی تحریر ہے۔ کہ بہت جلد اطلاع دی جائے۔

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب

حکومت جاپان کے داخلی و خارجی اہم معاملات

الفضل کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

جاپان کے انتخابات

کوبے ۲۷ فروری بذریعہ ہوائی ڈاک)

جاپانی پارلیمنٹ کے انتخابات کے متعلق جو ۲۰ فروری کو عمل میں آئے تین باتیں قابل ذکر ہیں۔ اول سے یوکائی پارٹی کے لیڈر انتخاب میں ناکام رہے۔ دوم سے یوکائی پارٹی کی طاقت ایوان میں صرف ۱۷۴ رہ گئی ہے۔ اس سے پہلی پارلیمنٹ میں اس پارٹی کی طاقت ۲۴۲ تھی۔ منےتو پارٹی کو جو سے یوکائی کی رقیب پارٹی ہے۔ ان انتخابات میں غیر متوقع طور پر شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس پارٹی نے ۲۰۵ نشستیں حاصل کی ہیں۔ اس سے پہلے ایوان میں اسکی صرف ۱۲۷ نشستیں تھیں۔ اور تیسرے باب قوانین دربارۂ انتخابات کی خلاف ورزی کے واقعات کی کثیر تعداد اور رائے نہ دینے والوں کی تعداد ہے۔ ۵ اہم شہروں میں رائے دینے والوں کی تعداد میں گزشتہ انتخابات کے مقابلہ میں اضافہ ہوا ہے۔ اور ۱۰ شہروں میں کمی۔ جن شہروں میں کمی واقعہ ہوئی ہے۔ ان میں سے کیوٹو اول نمبر پر ہے۔ جس میں رائے نہ دینے والوں کی تعداد فی صدی ۴۲ ہے۔ اس کے بعد اوساکا ہے۔ جس میں رائے دینے سے اجتناب کرنے والوں کی تعداد ۴۱ فی صدی ہے۔ قوانین انتخابات کی خلاف ورزی کے واقعات کی تعداد ۱۰۰۰ ہے۔ جن میں ۲۲۷۵ اشخاص زیر الزام ہیں۔ ان میں ۴۰ کے قریب ایسے ہیں۔ جو انتخابات میں امیدوار تھے۔

مسٹر سُزوکی لیڈر سے یوکائی پارٹی کے متعلق قیاس کیا جانے لگا ہے۔ کہ وہ اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جائیں گے۔ ان کی صحت عرصہ سے خراب چلی آتی ہے۔ اور اس امر کا اثر بھی غالباً ان کے انتخاب کے نتیجہ پر ہوا ہے

وزیر اعظم اور بعض اکابر پر قاتلانہ حملہ

گو انتخابات کا نتیجہ ہر چند ایک خاص درجہ اہم معاملہ ہے۔ مگر ایک اور حد درجہ افسوسناک وقوعہ نے اس کو پبلک کی نظروں سے اوجھل کر دیا ہے۔ یہ وقوعہ ۲۶ فروری کی صبح کو پانچ بجے کے قریب عمل میں آیا۔ جبکہ ٹوکیو میں نوجوان فوجی افسروں کے ایک گروہ نے دفعتہً وزیر اعظم چیف آف ملٹری ایجوکیشن۔ لارڈ کیپر آف دی پریوی سیل۔ وزیر مالیات۔ اور گرانڈ چیمبرلین کے مکانات پر حملہ کر دیا۔ جن میں سے بعض کو قتل کر دیا گیا۔

بیان کیا گیا ہے کہ حملہ آور گروہ کا مقصد یہ تھا۔ کہ ملک کی سیاسیات کو ایسے لوگوں سے پاک کیا جائے۔ جن کی ریشہ دوانیاں حملہ آوروں کے خیال میں ایسے وقت میں ملک کو نقصان پہونچا رہی تھیں۔ جبکہ اندرونی اور خارجی معاملات میں اس کو نازک حالات سے سامنا ہے۔ گویا ان کے خیال کے مطابق ان کا فعل حب الوطنی پر مبنی اور فارم آف سٹیٹ کو برقرار رکھنے کے لئے تھا۔

جو افواج دارالسلطنت میں مقیم ہیں۔ ان کو حفظ ماتقدم کے طور پر تمام ضروری تدابیر اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ویسے شہر میں امن ہے اور لوگ اپنے روزمرہ کے مشاغل میں مصروف ہیں

خارجی امور

خارجی امور کے دائرہ میں ایک تو یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ جاپان کا نیا سفیر عازم چین ہو چکا ہے۔ اسی جہاز پر چین کے جاپانی سفارت خانے کا ملٹری اٹاچی بھی روانہ ہوا ہے۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ شانگھئی پہونچ کر مسٹر آریتا جلد از جلد نین کنگ جائیں گے۔ تاکہ اپنے کریڈنشلز پیش کریں۔ مگر کہا گیا ہے۔ کہ اس امر کی امید کم ہے کہ معین تجاویز کے بارہ میں ابھی اور ایک دو ماہ سے پہلے پہلے گفت و شنید شروع ہو سکے۔

دوسرے جاپانی پریس میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مسٹر فریڈرک لیتھ راس نے کینٹن گورنمنٹ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس میں یہ طے پایا ہے۔ کہ ہانگ کانگ گورنمنٹ آئندہ ایسے اسلحہ اور گولہ بارود کو ضبط نہیں کرے گی۔ جو براہ ہانگ کانگ کینٹن روانہ کیا گیا۔ اگر حکومت کینٹن کے ساتھ نین کنگ گورنمنٹ کا یا کسی اور طاقت کا جنگ کے رنگ میں تصادم ہو تو ہانگ کانگ گورنمنٹ کینٹن کی مدد کرے گی۔ اور ان مراعات کے عوض کینٹن گورنمنٹ برٹش گورنمنٹ کی ہانگ کانگ دکاؤلون کے دفاعی انتظامات کو مضبوط کرنے میں اخلاقی مدد کرے گی اور کینٹن ہنکاؤ ریلوے کی تکمیل پر اس بات پر راضی ہو جائے گی۔ کہ اس کو کینٹن کاؤلون ریلوے سے ملا دیا جائے۔

تیسرے جاپانی وزارت خارجہ برطانوی وزیر خارجہ کی اس تجویز پر غور کر رہی ہے۔ جس کی طرف انہوں نے ۲۴ فروری کو اشارہ کیا۔ اور جو دنیا کی قدرتی پیداوار کی نئے اصول پر نئی تقسیم کے متعلق ہے۔ پریس میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ان کا لب لباب یہ ہے کہ جاپان ایسی بین الاقوامی کانفرنس میں جو اس غرض منعقد کی جائے۔ برضا و رغبت تیار ہوگا۔ مگر یہ کہ جب تک یہ ظاہر نہ ہو جائے۔ کہ برطانیہ کا ارادہ صرف معمولی معمولی مراعات دے کر ان قوموں کو محض ٹال دینے کا نہیں جو اس مسئلہ پر زور دے رہی ہیں۔ بلکہ اس سے زیادہ ہے۔ اس وقت تک اس تجویز کو جاپان شک و شبہ سے خالی نظر سے نہیں دیکھیگا

میانی ضلع شاہپور میں احرار کو سخت ناکامی

میرے والد حاجی جلال الدین صاحب جیسا نہ احمدی امسال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میونسپلٹی میانی میں باوجود احرار کی شدید مخالفت کے بلامقابلہ ممبر منتخب ہو گئے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ احرار کے لئے اب ہر جگہ ذلت ہی ذلت ہے۔ اور شریف مسلمان انہیں منہ لگانا قطعاً پسند نہیں کرتے۔

خاکسار نذیر احمد از میانی

موجودہ جرمنی اور اشتراکیہ ملیہ

جناب ضیاء از آکسفورڈ

۲

اشتراکیہ ملیہ کا نظریہ شعوب و قبائل کے متعلق

مختصر الفاظ میں اس نظریہ کو یوں بیان کیا جاسکتا ہے:۔ کہ

(اول) ہمیں دُنیا میں مختلف قبائل اور شعوب نظر آتے ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ اور بغیر کسی شک کے مانا جاسکتا ہے۔

(دوم) یہ کہ ان مختلف شعوب میں سے ہر ایک میں چند ایسی عادات وصفات پائی جاتی ہیں۔ کہ جو صفات اس شعب کی صفاتِ خصوصیہ کہلا سکتی ہیں (اور میرا خیال ہے کہ اس پر بھی کسی قسم کی جرح قدح کی ضرورت نہیں) اور

(سوم) یہ کہ ان صفاتِ خصوصیہ کی حفاظت کرنا ہمارا قومی فرض ہے۔ اور یہ صفات چونکہ ہمیں اپنے آباء و اجداد سے وراثۃً ملتی ہیں۔ اس لئے مختلف قوموں کا آپس میں رشتہ ناطہ کرنا قومی فرض کے خلاف ہوا۔ اس لئے کہ ان صفاتِ خصوصیہ کی حفاظت صرف اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ ہم دوسری قوموں سے رشتہ ناطہ نہ کریں۔ اگر غیر قوموں سے رشتہ ناطہ کیا جائے۔ تو خون خالص نہ رہے گا۔ اور نہ ہی صفاتِ خصوصیہ خالص رہیں گی۔ دو مختلف شعوب سے تعلق رکھنے والے ماں باپ کی اولاد کے ورثہ میں جو صفات آئیں گی وہ خالصۃً نہ ایک شعب کی ہونگی اور نہ دوسرے کی۔ اور ایسا کرنا دنیا اور بنی نوع انسان کے لئے مفید نہیں (کیوں مفید نہیں؟ اس کا جواب افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ نہ تو وہ جرمن دے سکے ہیں جن سے میری گفتگو ہوئی۔ اور نہ ہی کسی کتاب میں میری نظر سے گزرا ہے) یہ نظریہ کہاں تک درست ہے۔ اس کی تہ میں کہیں صرف یہودیوں کا تعلق تو کام نہیں کر رہا۔ یہ قارئین خود فیصلہ کرسکتے ہیں:۔

ہٹلر کا نقطہ نگاہ

مختلف شعوب کے متعلق یہ نظریہ اشتراکیہ ملیہ کے نزدیک مختلف شعوب کی باہمی دوستی کا موجب ہوگا۔ چنانچہ قائداعظم ہٹلر نے سنہ ۳۳ء میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں اسی بات کو پیش کیا۔ انہوں نے کہا:۔

"اپنی قومی روایات سے ہماری لامحدود محبت اور وفاداری ہمیں اس بات پر مجبور کرتی ہے۔ کہ ہم دوسری قوموں کی روایات کا بھی ادب کریں۔ اور اس بات پر بھی کہ ہم دل سے یہ خواہش کریں۔ کہ ہمارے تعلقات دوسری قوموں۔ اور شعوب سے محبت اور دوستی کے ہوں"

قومیت کو خالص رکھنے کے قوانین

اشتراکیہ ملیہ اپنی قوم یا شعب کو خالص بنانے اور خالص رکھنے میں ہر ممکن طریق سے کوشش کر رہے ہیں۔ یہودیوں سے کسی جرمن کی شادی قانوناً منع قرار دے دی گئی ہے۔ اور دوسرے غیر جرمنوں سے بھی شادی کے متعلق یہ قانون ہے۔ کہ ایسی شادی کرنے سے پہلے حکومت کو اطلاع دیجائے۔ اگر خاص حالات میں حکومت مناسب سمجھے۔ تو ایسی شادی کی اجازت دے سکتی ہے۔ یہ قانون صرف جرمنی میں ہی جاری نہیں۔ بلکہ وہ ملک جو جرمنی سے دوستانہ تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے متعلق بھی جرمنی کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ وہ بھی جرمنوں کو ایسی شادیوں کی اجازت نہ دیں گے۔ ابھی چند دن کا واقعہ ہے۔ کہ ہالینڈ کی حکومت نے ایک جرمن لڑکی کی شادی جو ایک یہودی لڑکے سے قرار پائی تھی۔ روک دی۔

اپنی قومی روایات اور تہذیب خصوصی کو بیرونی اثرات سے محفوظ رکھنے کے لئے اشتراکیہ ملیہ کی یہ بھی کوشش ہے۔ کہ

(۱) غیر جرمنوں سے جرمنوں کا میل جول جہاں تک ہوسکے۔ کم ہو۔ یعنی گہرے تعلقات نہ ہوں۔ (والا جرمن قوم غیر ملکی مسافروں کا بہت خیال رکھنے والی ملنسار اور مہمان نواز ہے۔ اور

(۲) حکومت میں جتنے غیر ملکی یا یہودی کارکن تھے۔ انہیں اپنے عہدوں سے علیحدہ کر دیا گیا۔ اب حکومت کا کارکن ہونے یا رہنے کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ حکومت کے عہدہ کا متلاشی یہ ثابت کرے۔ کہ اس کے ماں باپ اور اس کے دادا دادی اور نانا نانی جرمن تھے۔

قوم یا شعب کو خالص بنانے اور خالص رکھنے کا سوال خواہ کس قدر ہی لغو یا بیہودہ کیوں نہ ہو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس سوال نے جرمن قوم کو متحد کرکے اشتراکیہ ملیہ کو بہت طاقت پہونچائی ہے۔ سیاسیات میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھنے والے لوگ بھی اس سوال پر آکر متحد ہوجاتے ہیں۔ اور قومیت کا یہ جوش اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ کہ مسٹر بارٹلٹ لکھتے ہیں:۔

"جرمن قوم کا اس قدر عزت۔ اور محبت سے اپنے پُرانے خداؤں کو یاد کرنا بعض وقت انسان کو اس وہم میں ڈالتا ہے۔ کہ کہیں یہ قوم عیسائیت کو یہ کہکر کہ یہ ایک غیر ملکی اختراع ہے۔ بالکل ہی نہ چھوڑ بیٹھے"

شاید ان کی یہ بات ایک حد تک ٹھیک ہو۔ مگر میرے نزدیک جرمن قوم کی عیسائیت سے بڑھتی ہوئی نفرت کا راز کچھ اور ہے۔ جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر کروں گا:۔

اشتراکیہ ملیہ اور یہود

اب میں یہودیوں کے سوال کو لیتا ہوں۔ شعب کے متعلق جو نظریہ اشتراکیہ ملیہ پیش کرتی ہے۔ اس سے یہ بات صاف ہوجاتی ہے۔ کہ جرمن قوم اس وقت یہود کو جرمنی میں اپنا بناکر رکھنے کے لئے کسی صورت میں بھی تیار نہیں اب یہود اگر وہاں رہنا چاہتے ہیں۔ تو مہمان اور غیر ہوکر بے شک رہ سکتے ہیں۔ مگر اس صورت میں نہ تو انہیں سیاسیات میں حصہ لینا ہوگا۔ اور نہ ہی جرمن قوم کے افراد سے گہرے تعلقات رکھنے ہونگے۔ کہ جس سے جرمن کی تہذیب خصوصی پر بُرا اثر پڑنے کا اندیشہ ہو:۔

جرمنی کے عامۃ الناس یہودیوں کے سخت خلاف ہیں۔ اور اسی رَو کی وجہ سے یہودیوں سے تجارت میں بھی عدم تعاون کیا جاتا ہے۔ حکومت کا رویہ یہ ہے۔ کہ یہودی اگر سیاسیات میں دخل نہ دیں۔ جرمنی کی تہذیب کو خراب کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اور نہ ہی جرمن افراد سے زیادہ میل ملاپ رکھیں۔ تو اس صورت میں وہ ملک میں رہ سکتے ہیں بے شک بعض دفعہ بعض افراد اپنی اس حد سے بڑھی ہوئی نفرت کی وجہ سے ایسی حرکات کر بیٹھتے ہیں۔ جو جرمن قوم اور حکومت کو بدنام کرنے والی ہوں۔ لیکن اگر اشتراکیہ ملیہ کا شعب کے متعلق جو نظریہ ہے۔ اُسے اور اُن الزامات کو جو وہ یہود پر لگاتے ہیں۔ مد نظر رکھا جائے تو میرے خیال میں جرمن حکومت پر کسی قسم کا الزام لگانا مشکل ہوگا

یہود سے جرمنوں کی نفرت کے وجوہات

جرمن قوم یہودیوں سے اس قدر جو نفرت کرتی ہے۔ اس کے کئی ایک وجوہ ہیں۔ بہت سے الزام ہیں۔ جو ان پر لگائے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں کرتا ہوں

اوّل ۔ جنگِ عظیم کے موقعہ پر جبکہ قوم ابتلائے عظیم میں پھنسی ہوئی تھی۔ یہودیوں نے جنگ میں بہت ہی کم حصہ لیا۔ اور جو یہودی جنگ میں شامل بھی ہوئے ان میں سے صرف ساڑھے سات فی صدی ہلاک ہوئے۔ حالانکہ اٹھارہ فی صدی جرمن سپاہی موت کے گھاٹ اُترے۔ آخر اس کا سبب۔ اس کے مقابلہ میں مالی فائدہ اٹھانے والے سب سے بڑھ کر یہودی تھے۔ قوم کا کروڑوں روپیہ یہودیوں کے خزانہ میں چلا گیا۔ گویا جرمن قوم کو کیا بلحاظ افراد اور کیا بلحاظ مال ہر طرح یہود سے نقصان اٹھانا پڑا:۔

دوم ۔ جنگِ عظیم کی شکست کا الزام بھی یہودیوں پر لگایا جاتا ہے۔ اشتراکیہ ملیہ کے نزدیک جرمن قوم ابھی جنگ جاری رکھنے کو تیار تھی۔ اور اگر جنگ کچھ دیر اور جاری رکھی جاتی۔ تو صلح ایسی شرائط پر ہوتی جو جرمنی کے حق میں ہوتیں۔ اور جرمنی کو وہ نقصان نہ اُٹھانا پڑتا جو Versaille کی صلح کی وجہ سے اٹھانا پڑا۔ یہودیوں نے اپنے فوائد کی خاطر ان شرائط پر صلح کرلی حالانکہ قوم کے لئے یہ صلح جنگِ عظیم سے بھی زیادہ مضر تھی اس کے نتیجہ میں جرمنی کو اپنے ملک کا آٹھواں حصہ اور تمام مستعمرات اتحادیوں کے حوالہ کرنے پڑے۔

تاوان جنگ اس کے علاوہ تھا۔ اور یہ تاوان ہی ملک کو تباہ کرنے کے لئے کافی تھا۔ شروع میں تو کوئی رقم مقرر ہی نہ کی گئی تھی۔ مگر بعد میں Dawes کی سکیم نے اس کا تعین کیا۔ قائد اعظم ہٹلر نے حساب لگایا کہ اس کے مطابق جرمنی کو اسّی مارکس (قریباً پچاس روپے) فی سیکنڈ چار ہزار آٹھ سو مارکس (۴۸۰۰) فی منٹ اور دو لاکھ اٹھاسی ہزار مارکس فی گھنٹہ دوسری قوموں کو ادا کرنے ہوں گے۔ اس کے بعد جب Young Plan نے اس رقم کا دوبارہ تعین کیا۔ تو اس وقت اشتراکیہ نے حساب لگایا کہ وہ بچہ جو صلح کے دن پیدا ہوا۔ قریباً اسّی سال کا ہوگا جب جرمن قوم اس بوجھ سے نجات پائے گی۔ اور یہ سب کچھ یہودیوں کی بدولت ہوا۔ اس صورت میں ان کے خلاف غصہ اور نفرت کے جذبات تو خواہ مخواہ پیدا ہونے ہی تھے۔ اور نفرت کی یہ رو اشتراکیہ کے وجود میں آنے سے پہلے ہی شروع ہو گئی تھی۔ جس کا پتہ ان اشتہارات سے لگتا ہے۔ جو یہودیوں کے خلاف جنگ کے معاً بعد تقسیم کئے جاتے رہے ہیں۔ ذیل میں ایک اشتہار کا اقتباس لکھتا ہوں۔ جس سے بات اچھی طرح واضح ہو جائے گی۔ "پورے پچاس ماہ ہم نے عزت کے ساتھ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کیا۔ اور جب ہم صلح کے بعد اپنے ملک کو واپس لوٹے۔ تو ہم نے کیا دیکھا۔ کہ ہمیں بہت بُری طرح دھوکا دیا گیا ہے۔ آج ہمارے سامنے کیا پیش کیا جاتا ہے۔ یہی کہ یہود ہم پر حکومت کریں۔ یہودیوں نے جنگ میں بہت ہی تھوڑا حصہ لیا۔ اور آج وہ حکومت کی نوکریوں میں اسّی فیصدی کے حصہ دار بن بیٹھے ہیں۔ حالانکہ ان کی آبادی صرف ڈیڑھ (۱½) فی صدی ہے۔ بھائیو کب تک سوتے رہو گے"؟

سوم۔ یہودیوں پر تیسرا الزام یہ لگایا جاتا ہے کہ ان کی آبادی گو ڈیڑھ فی صدی بھی نہیں۔ مگر سارے ملک پر تسلط ان کا تھا۔ (یعنی اشتراکیہ کو حکومت ملنے سے پہلے) یا دوسرے الفاظ میں جرمن قوم جو ملک میں آبادی کے لحاظ سے ساڑھے اٹھانوے (۹۸½) فی صدی ہے۔ اس کے حقوق یہودیوں نے غصب کر لئے تھے۔ نہ صرف یہ کہ حکومت میں ان کا تسلط اور نفوذ تھا بلکہ ہر شعبہ اور ہر فن کے واحد مالک وہ تھے۔ حکومت میں ان کا تسلط تھا۔ تجارت ان کے ہاتھ میں تھی۔ مطبع پر وہ قابض تھے۔ بنکوں کے وہ مالک تھے وغیرہ وغیرہ۔ حکومت کے اسّی فی صدی کارکن یہودی تھے۔ برلن شہر میں یہودی وکلاء کی تعداد ستّر فی صدی تک پہونچ گئی تھی۔ اور برلن کے ہسپتالوں میں یہودی ڈاکٹروں کی تعداد قریباً اسّی فی صدی تھی۔ ۱۹۲۸ء میں جرمنی کی سات سو اٹھارہ (۷۱۸) کمپنیاں ساری کی ساری پندرہ یہودیوں نے آپس میں بانٹی ہوئی تھیں۔ گویا ہر جگہ یہودیوں کا قبضہ تھا۔ اور بیچارے جرمن بھوکے مرتے تھے۔ بے کاروں کی تعداد بیس لاکھ سے بڑھ چکی تھی۔ اور حکومت ان کی اس خستہ حالت سے بے خبر تھی۔

چہارم ۱۹۲۳ء کی Inflation (یعنی رائج الوقت سکہ کی قیمت کے تغیر) کا الزام بھی یہودیوں پر لگایا جاتا ہے۔ مسٹر بارٹلٹ کے نزدیک اس (Inflation) کی وجہ سے جرمنی کو اس سے بھی زیادہ نقصان پہونچا۔ جتنا کہ اُسے جنگ عظیم نے پہونچایا تھا۔ متوسط درجہ کے لوگوں کا روپیہ جو انہوں نے سالوں کی محنت سے جمع کیا تھا۔ سارے کا سارا اس (Inflation) کی نذر ہو گیا۔

مسٹر کارٹر (Mr. Carter) لکھتا ہے کہ اس (Inflation) کے نتیجہ میں آج ساڑھے چھ کروڑ لوگوں میں سے صرف پچیس لاکھ لوگ اڑھائی سو پونڈ یا اس سے زیادہ کی مالیت رکھتے ہیں۔ اور تین کروڑ پچیس لاکھ ایسے لوگوں میں سے جو اس وقت کام پر لگے ہوئے ہیں نوّے فی صدی ایسے ہیں جو صرف ۱۲۰ پونڈ سالانہ کمانے والے ہیں"۔ اگر اس سے فائدہ پہونچا تو بہت بڑے سرمایہ داروں کو یعنی یہودیوں کو جو بنکوں کے مالک تھے۔ اور جنہوں نے اس وقت بڑی بڑی جائدادیں تھوڑی قیمت پر خرید لیں اس Inflation کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوا۔ کہ یہ متوسط درجہ کے لوگ لاکھوں کی تعداد میں اشتراکیہ میں جا شامل ہوئے۔ کیونکہ Inflation سے انہیں بہت نقصان پہونچا۔ اور اس کی ذمہ واری یہودیوں پر ہے۔ اور یہودیوں سے بدلہ لینے کی صرف یہی صورت تھی کہ کسی ایسے گروہ میں وہ شامل ہو لیں۔ جو یہودیوں کا دشمن ہو۔ اور اس وجہ سے اشتراکیہ کو بہت طاقت حاصل ہو گئی۔

پنجم۔ یہودیوں پر پانچواں الزام یہ لگایا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے جرمن قوم کے اخلاق تباہ کر دیئے۔ اور بہت حد تک یہ ہے بھی صحیح کیونکہ اخلاق پر یہ گندہ اثر اس وقت سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔ جبکہ یہودی اپنے زوروں پر تھے۔ یعنی جنگ کے معاً بعد سے لے کر ۱۹۲۶ء کے وسط تک مسٹر Rothay Mills لکھتا ہے "جو شخص ۱۹۱۹ء اور ۱۹۲۶ء کے حالات سے واقف ہو وہ مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ اخلاق اور عفت محض تعصبات خیال کئے جاتے تھے۔ اس زمانہ میں برلن جیسے شہر میں ہوٹلوں وغیرہ نے بن بیاہے مردوں اور عورتوں کو گھنٹہ دو گھنٹہ کے لئے کمرے کرایہ پر دے کر بہت نفع اٹھایا......... ڈاکٹر جو قوم کا ایک حصہ ہیں۔ ان خیالات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے تھے۔ اور ان کے وقت کا بیشتر حصہ عورتوں کو مستقبل کی رسوائی سے بچانے میں خرچ ہوتا تھا"۔

اس کی ذمہ واری یہودیوں کے سر لگائی جاتی ہے۔ اور اس کے خلاف آواز اٹھانا شریف جرمنوں کا اخلاقی اور قومی فرض تھا۔ اور اس کے تدارک کا احسن طریق صرف یہ تھا۔ کہ اشتراکیہ کو مضبوط کیا جائے۔ گویا ہر ہٹلر قوم کے اخلاق کی حفاظت کے لئے عین ضرورت کے وقت کھڑا ہوا۔

اور بھی کئی الزامات ہیں۔ جو اشتراکیہ کی طرف سے یہودیوں پر لگائے جاتے ہیں۔ مگر اس وقت مندرجہ بالا پانچ الزامات کا ذکر ہی کافی ہوگا۔ کیونکہ اس سے میری غرض صرف یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ جرمن قوم کا یہودیوں سے اس قدر نفرت کرنا بے جا نہیں۔ بلکہ ان الزامات کی موجودگی میں ایک غیر جانبدار کی نظر میں وہ ایک حد تک مجبور ہی سمجھے جائیں گے۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ہر ہٹلر اپنی کتاب "میری جد و جہد" میں لکھتا ہے "۔ یہودیوں سے جنگ کرنے میں میں اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہونگا..." گویا ہم مسلمان لوگ یہ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو جس کی طرف مغضوب علیھم کے الفاظ اشارہ کرتے ہیں۔ پورا کرنے کے لئے ہو رہا ہے۔

اشتراکیہ اور مذہب

اشتراکیہ کی حکومت میں مذہبی لحاظ سے کامل آزادی ہے۔ ہر فرد کو کامل اختیار ہے۔ کہ وہ جو مذہب بھی اختیار کرنا چاہے کرے۔ حکومت کی طرف سے اسمیں کوئی روک ٹوک نہیں ڈالی جاتی۔ اس بات کا سب سے بڑا ثبوت تو یہ ہے۔ کہ اشتراکیہ نے ۲۵ فروری ۱۹۲۰ء میں اپنے لئے لائحہ عمل تجویز کیا تھا۔ اور جس میں ابھی تک کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی اس میں ایک بات یہ بھی درج ہے۔ کہ "صرف وہ شخص حکومت کی رعایا شمار کیا جائے گا۔ جو جرمن قوم کا ایک فرد ہو۔ اور صرف وہ شخص جرمن قوم کا فرد تسلیم کیا جائے گا جس کی رگوں میں خالص جرمن خون دوڑتا ہو۔ خواہ وہ کسی مذہب سے ہی تعلق رکھنے والا کیوں نہ ہو۔" اس کے علاوہ آئے دن اشتراکیہ کے قائدین اپنی تحریروں اور تقریروں میں یہ بات دوہراتے رہتے ہیں۔ کہ موجودہ حکومت مذہبی لحاظ سے کسی پر کوئی پابندیاں عائد نہیں کرتی۔ اور نہ مذہب کے راستہ میں کسی قسم کی روک ٹوک ڈالتی ہے۔ ہر روزن برگ Herr Rosenberg نے ۱۹۳۳ء میں نورم برگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ "کوئی ایک مثال بھی نہیں ملتی۔ کہ جرمنی میں کسی شخص کو اس کے مذہبی خیالات کی وجہ سے حکومت نے سزا دی ہو"۔ اپنی بریت کرنے کی ضرورت انہیں اس وجہ سے پیش آتی ہے۔ کہ جرمنی کے باہر یہ پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ گویا موجودہ حکومت رومن کیتھولکس اور پروٹسٹنٹس کو اس وجہ سے دق کرتی ہے۔ کہ وہ اپنے مذہب پر پختگی سے قائم ہیں۔ اور حکومت چونکہ مذہب یا عیسائیت کے خلاف ہے۔ اس لئے پادریوں کا اپنے مذہب پر پختگی سے قائم رہنا حکومت کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ جس کے نتیجہ میں یہ سارا فساد ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ موجودہ حکومت اور عیسائی پادریوں کے درمیان ان بن ہے۔ مگر اس میں بھی کسی قسم کا شک نہیں۔ یہ جھگڑا مذہبی نہیں بلکہ سیاسی ہے۔ حکومت رومن کیتھولکس کے خلاف اس وجہ سے نہیں۔ کہ وہ ایک مذہبی جماعت ہیں بلکہ اس وجہ سے ہے۔ کہ وہ ایک سیاسی گروہ ہے جو آئے دن حکومت کے خلاف سازشیں کرتا رہتا ہے۔ حکومت کے احکام کی پروا نہیں کرتا۔ اور حکومت کے خلاف باہر کے ملکوں میں غلط اور بے بنیاد پروپیگنڈا کرتا رہتا ہے۔ یہ وہ سیاسی گروہ ہے۔ جس نے صرف حکومت کرنے کے شوق میں جمعیۃ الشیوعیہ (Communist Party) کے ساتھ سمجھوتہ کیا حالانکہ سیاسیات میں بھی ان دونوں کا اختلاف تھا۔ اور مذہب میں اختلاف تو ظاہر ہی ہے۔ الشیوعیہ Communism یعنی خدا تعالےٰ کی ہستی کا ہی قائل نہیں) اس نے جنگ عظیم کے بعد چودہ سال تک جرمنی پر حکومت کی۔ یہ وہ گروہ ہے جس کی راہنمائی میں جرمنی سے باہر لاکھوں مارکس چرا کرلے جائی ہوئی پکڑی گئی ہیں

اشتراکیہ ملیہ کے اکثر دشمن حکومت بننے کے بعد ردمن کیتھولکس میں جا شامل ہوئے۔ اور آئے دن حکومت کے خلاف خفیہ سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ حکومت ایسی جماعت کو خالص مذہبی جماعت قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔ حکومت انہیں مذہبی لحاظ سے کامل آزادی دیتی ہے۔ کہ جس طرح چاہیں خدا کی عبادت کریں۔ ہاں حکومت یہ پسند نہیں کرتی۔ کہ یہ لوگ سیاسیات میں حکومت کے خلاف حصہ لیں۔ اور حکومت کو کمزور کرنے کی فکر میں لگے رہیں۔ حکومت کے احکام کو ہمیشہ توڑیں۔ اور ملک میں فتنہ و فساد کا موجب ہوں ویسے حکومت نے کامل مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ ایک جرمن پروفیسر سے میں نے خاص طور پر یہ بات بھی پوچھی۔ کہ اگر مثلاً کوئی مسلمان مبلغ جرمنی میں اسلام کی تبلیغ کرنا چاہے۔ تو کیا حکومت روک تو نہ ڈالے گی۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ حکومت تو خوشی سے اجازت دیدیگی۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ ایسے مبلغ کو یہاں کامیابی ہو یا نہ ہو۔

اشتراکیہ ملیہ کی تخلیق کا باعث

قبل اس کے کہ میں اپنے مضمون کو ختم کروں ایک اور بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اشتراکیہ ملیہ کی تحریک کا باعث صرف یہودیوں سے نفرت یا اپنے شعب اور اپنی قوم کو خالص بنانے اور خالص رکھنے کا سودا ہی نہیں۔ بلکہ یورپ میں ایسی تحریک کو معرضِ وجود میں لانیکا سبب در اصل کچھ اور ہی ہے۔ اور ان لوگوں میں سے بعض نے جنہوں نے اشتراکیہ ملیہ پر قلم اٹھایا ہے۔ اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ فعل یورپ کی حد سے بڑھتی ہوئی مادہ پرستی (Excessive Materialism) دُنیاوی آرام و آسائش اور مال و دولت سے بڑھتی ہوئی محبت کے خلاف احتجاجی آواز ہے۔ اور چونکہ جرمنی مادی ترقی کے لحاظ سے یورپ میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر مادہ پرستی کے خلاف آواز بھی یورپ کے اسی حصے سے اٹھنی چاہیئے تھی۔ شاید اس میں کچھ تاخیر ہو جاتی مگر جنگ عظیم اور بعد کی شکست نے اس تاخیر کو غیر ممکن بنا دیا۔ یہ قوم بڑی امنگیں لئے ہوئے جنگ میں شامل ہوئی۔ انہیں اپنے ساز و سامان پر فخر تھا۔ اور مادی لحاظ سے دنیا پر اپنا تسلط قائم کرنا ان کا مقصود تھا۔ زندگی کا مقصد ان کے نزدیک صرف یہ تھا۔ کہ انسان دنیاوی آرام و آسائش حاصل کرے۔ اور مزے کے دن بسر کرے۔ مادیت میں جہاں تک ہو سکے ترقی کرے۔ اور مال و دولت کو ہر ممکن طریق سے حاصل کیا جائے۔ مگر جب جنگ سے شکست کھا کر واپس لوٹے۔ تو ان کی آنکھ کھلی۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ انسانی پیدائش کی غرض دنیاوی آرام و آسائش نہیں ہو سکتی۔ اول تو یہ زندگی ہی چند روز کی ہے۔ پھر اس کا اعتبار بھی کیا ہے۔ دنیاوی آسائش کی ضرورت نہیں تو مال و دولت کی محبت کیوں۔ پھر مال و دولت بھی ہمیشہ نہیں رہتے۔ Inflation نے اس سبق کو اور بھی پختہ کر دیا۔ لاکھوں افراد کا عمر بھر کا جمع کیا ہوا روپیہ دنوں میں تباہ ہو گیا۔ اس بیداری کی حالت میں اس قوم نے اپنے اندر ایک خلاء محسوس کیا۔ اور یہ قوم انسانی زندگی کی جو اصل غرض اور مقصد ہے۔ اس کی تلاش میں نکلی۔ یہ مقصد عیش و آرام کا حاصل کرنا یا مال و دولت کا جمع کرنا تو نہیں ہو سکتے۔ جنگ عظیم شکست اور Inflation کے سبق کو اتنی جلدی بھلایا نہیں جا سکتا تھا۔ کیا عیسائیت زندگی کی اس خلاء کو بھر سکتی ہے کچھ امید بندھی۔ مگر یہاں بھی ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مادیت (Materialism) اور عیسائیت میں انہوں نے کچھ فرق نہ پایا۔ مادہ پرستی جس سے وہ بھاگے تھے۔ وہی پھر سامنے آموجود ہوئی۔ "پادری" اور "سرمایہ دار" ایک ہی چیز کے دو نام پائے۔ مذہبی رہنما اور سیاسی چالیں چلنے والے دنیا پرست ایک ہی جبہ میں ملبوس نظر آئے۔ دنیوی آرام و آسائش۔ جاہ و ثروت۔ مال و دولت یا یہودیوں کے محلوں میں دیکھا یا گرجاؤں میں۔ یہاں سے بھی ناامید ہوئے۔ اس مایوسی کی حالت میں ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارے۔ کسی ایسی چیز کی تلاش تھی۔ جو ان کی بے چینی کو دور کرے۔ ان کی رُوح کو سکون دے۔ قومی روایات اور قومی تہذیب ہاتھ لگی۔ جو ان کے زعم میں اس خلاء کو بھر سکتی تھی۔ آج ان کی زندگی کا مقصد ان روایات اور اس تہذیب کی حفاظت کرنا قرار پایا۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی حفاظت کرنا ان کا قومی فرض ہوا۔ یہودیوں کے دشمن ہوئے۔ اوّل اس لئے کہ مادہ پرستی میں (Love of Excessive Materialism) وہ سب سے آگے تھے دوم اس لئے کہ وہ اس قومی تہذیب کو خالص رکھنے میں ایک روک بنے۔ تہذیب و اخلاق کو تباہ کرنے والے ثابت ہوئے۔ پھر عیسائیت سے نفرت ہوئی۔ اس لئے کہ عیسائیت میں انہیں وہ نہ ملا جس کی تلاش میں ان کی رُوح سرگردان تھی۔ جب تک جسم رُوح پر غالب رہا۔ روحانیت پر مادیت کا تسلط رہا۔ عیسائیت بھی ان پر قابض رہی۔ جب جنگ اور Inflation کے نتیجہ میں یہ بند ڈھیلے ہو گئے۔ رُوح کو آزادی حاصل ہوئی۔ تو روح اصل مقصد کی تلاش میں نکلی۔ مگر نہ اسے کلب گھروں میں پایا۔ نہ یہودیوں کے پاس اور نہ کلیساؤں میں ان سب سے مایوس ہو کر قومی تہذیب و روایات پر نظر پڑی اور اسے بُت بنا کر پوجنا شروع کر دیا۔

جرمنی کو کیا چیز سکون دے سکتی ہے

آج اس قوم کی اکثریت عیسائیت کو چھوڑ چکی ہے۔ مگر اس مسئلہ کے متعلق بعض لوگ یہ غلطی کرتے ہیں۔ کہ سبب اور مسبب کو مخلوط اور مبہم کر دیتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ جرمن قوم عیسائیت سے اس لئے متنفر ہو رہی ہے۔ کہ انہیں "قومی تہذیب و روایات" کا خبط ہو گیا ہے مگر یہ ٹھیک نہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ عیسائیت کو یہ قوم اس لئے چھوڑ رہی ہے۔ کہ اس میں انہیں وہ چیز نہیں ملی۔ جس کی انہیں تلاش تھی۔ یعنی رُوح کا سکون۔ اور جب عیسائیت کو چھوڑا۔ تو اس کی جگہ کسی اور چیز کا لینا ضروری تھا۔ اور صرف "قومی تہذیب اور روایات" ہی تھیں۔ جن پر اس مایوسی کے عالم میں ان کی نظر پڑی۔ جب "قومی تہذیب و روایات" کی حفاظت اور ترقی ان کی زندگی کا مقصد ٹھہرا تو قدرتاً یہ نتیجہ بھی نکلا۔ کہ نسل میں ملاوٹ نہ ہو یہودیوں کے اثر سے اخلاق کو محفوظ رکھا جائے وغیرہ وغیرہ۔

مگر یہ "قومی تہذیب و روایات" کا بُت ہمیشہ کے لئے ان کی رُوح کی تسلی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ آج نہیں تو کل اصل حقیقت کا آشکارا ہونا ضروری ہے۔ ایک دن یہ بھٹکتی ہوئی رُوح یہاں سے بھی مایوس ہو گی۔ کیونکہ اس کا صرف ایک ہی مقام ہے۔ جہاں یہ چین اور سکون پا سکتی ہے۔ صرف ایک چشمہ ہے۔ جو اس کی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا وہ چشمہ ہے۔ جو اس نے اسلام میں ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر جاری کیا۔

تو اے میرے بھائیو! کیا آپ ان لاکھوں کروڑوں روحوں کو اسی طرح پیاسا تڑپتے چھوڑ دیں گے؟ کیا آپ آگے بڑھ کر خدا تعالےٰ کے بھیجے ہوئے پانی سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل ہوا۔ ان لوگوں کے خشک اور نیم مردہ ہونٹوں پر زندگی کا چھینٹا نہیں دیں گے۔ جرمنی کا جسم خواہ ابھی تیار نہ ہو۔ مگر اس کی رُوح آپ کا انتظار کرتی ہے۔

صدر المہام افواج دولت آصفیہ کی خدمت میں

انجمن تحفظ حقوق العرب کے وفد کی باریابی

۳ فروردی ۱۳۴۵ف روز پنجشنبہ بوقت (۱۰) بجے زیر صدارت جناب احمد بن عامر سعدی صاحب احمدی انجمن تحفظ حقوق العرب کے وفد نے نواب عقیل جنگ بہادر صدر المہام فوج سرکار عالی سے ملاقات کی۔ نواب صدر المہام بہادر نے نہایت کشادہ دلی سے وفد کا خیر مقدم فرمایا۔ اثناء ملاقات میں صدر وفد نے یہ بیان کیا کہ ہماری انجمن کی نسبت بعض خود غرض اشخاص جن کا عہدیہ سے بے جا بیگیوں کا طرز عمل چلا آرہا ہے بعض معزز عہدہ داران سرکار عالی کے روبرو غلط فہمی سے مختلف الزامات ظاہر کرتے ہیں اس لئے وفد ہذا قبل اس کے کہ کسی امر کو ظاہر کرے۔ انجمن کے مختصر اغراض و مقاصد ولائحہ عمل اور تشکیل و تنظیم کو جناب محترم کے روبرو ظاہر کرنا مناسب خیال کرتا ہے۔ انجمن ہذا کے اغراض جمعیت عربیہ کی تعلیمی اخلاقی اور تمدنی و معاشرتی اصلاح اور اتحاد و اتفاق ہیں۔ اس دور بابرکت عہد عثمانیہ میں اور اقوام نہایت آزادی کے ساتھ ترقی کر رہی ہیں۔ اسی طرح انجمن ہذا بھی اپنی قوم کو غیر آئینی تحریکات و طرز عمل سے محفوظ رکھتے ہوئے ایسے اسٹیج پر دیکھنا چاہتی ہے کہ ہر حیثیت سے قابل قدر سمجھی جائے۔

عربوں کی اس آئینی جماعت کی نسبت یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ غیر وفادارانہ جذبات اور عدم اطاعت کا مادہ پیدا کرایا جا رہا ہے۔ انجمن ہذا نے اخبار صبح دکن کے اس مراسلہ کی جانب صاحب بہادر کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اور رزولیوشن منظور کردہ مجلس عاملہ انجمن مندرجہ اخبارات متعلقہ پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسے اشخاص اور ایسے طرز عمل رکھنے والوں کو انجمن نہایت مذموم اور قابل نفرت نظر سے دیکھتی ہے۔ اور اپنی روایتی وفاداری اور اطاعت گذاری کو فخر کے ساتھ پیش کرتے ہوئے نازاں ہے اور ایسے بدترین الزام غیر وفاداری کو بدبختی اور لعنت تصور کرتی ہے۔ جناب والا انجمن میں ملازمین علاقہ نظم جمعیت و دیگر سررشتہ جات سرکار و غیر سرکاری تجار و کلار و دیگر پیشہ ور افراد انجمن ہذا کے باضابطہ ممبر ہیں۔ اور اس انجمن کی شاخیں مختلف اضلاع و تعلقات میں قائم ہیں۔ اس بیان کے ساتھ صدر وفد نے رپورٹ سال ۱۳۴۴ف و دیگر قطعات اور فوٹو پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ یہ فوٹوز ناٹک کے ایک اسٹیج سے متعلق ہیں۔ اور محض فن موسیقی اور اداکاری کے باعث ان کو عرب ظاہر کیا جا کر زمرہ عرب کے اعلیٰ خدمات عہدہ جادش وغیرہ پر مامور کیا گیا ہے۔ نیز جناب کی خدمت میں درخواست مطبوعہ ۳۰ آبان ۱۳۴۲ف معہ نقول جات موسومہ عالی جناب نواب ناظم صاحب بہادر نظم جمعیت سرکار عالی و عرضداشت پیش شدہ حضرت ظل سبحانی مورخہ ۲۸ امرداد ۱۳۴۳ف پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے جناب کو معلوم ہوگا کہ باوجود فرمان خداوندی شرف صدور لایا جانے کے عربوں کی جائدادوں پر غیر عربوں کا تقرر نہ کیا جائے۔ برابر تقررات عمل میں آئے ہیں اور مینارٹی کو قطعاً نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور بہت سے اشخاص کو مستحقین کی موجودگی میں جائداد اور عہدوں پر بلا کسی اہلیت کے مامور کیا گیا ہے۔ ماسوائے اس کے تین امور ایسے ہیں جو امور مذکور کے ساتھ ساتھ جناب والا کے توجہ عاجلانہ کے محتاج ہیں

(۱) جناب سے مخفی نہ ہوگا کہ سرکار عالی کے تمام سررشتہ جات خواہ وہ اہل سیف ہوں یا اہل قلم ملازمین کی بیواؤں کے لئے بیوہ فنڈ کا عمل رائج ہے۔ غالباً اس بارہ میں محکمہ گرامی فینانس کا دستور العمل یا قواعد بیوہ فنڈ اس تحریک کا مؤید ہے۔ مگر افسوس ہے کہ عرب ملازمین نظم جمعیت کو ان مراعات سے معلوم نہیں کیوں محروم رکھا گیا ہے اگر کسی سپاہی کا انتقال ہو جائے تو اس کی بیوہ اور یتیم بچوں کا جو کچھ حشر ہوتا ہے اس کا اظہار ناممکن اور ہم ناچیز افراد کے درد بھرے دل اس عینی مشاہدے کے بیان سے قاصر ہیں اس بارے میں عرصہ مدید سے کارروائی جاری ہے اور اکثر جمعدار صاحبان اور جمعیت کا کثیر حصہ رضامند ہے۔ مگر ہنوز اس سلسلے میں خاموشی ہے۔

(۲) یہ امر بھی جناب کے نوٹس میں لانا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ضلع آصف آباد کے تمام ملازمین کے لئے وہاں کے مقامی حالات کے مدنظر مقامی الاؤنس دلایا جاتا ہے یہاں تک کہ ملازمین ادنیٰ سررشتہ صفائی اس مراعات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن یہ غریب طبقہ عربوں کا جو ان خونی سرکار عالی کی جو خوفناک جنگل میں واقع ہیں نہایت دیانت و شجاعت سے شب و روز حفاظت کرتے ہیں۔ ان مراعات سے محروم ہیں۔

(۳) معتمدی فوج کے مرافعہ جات جو بنا راضی تحت پیش ہوتے ہیں ان میں بلا وجہ تعویق عمل میں آیا کرتی ہے اور ہر امر متنفرہ کی نسبت مراسلات سے کام لیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مہینوں تو کیا برسوں میں بھی مرافعہ جات کا تصفیہ نہیں ہوتا جو بعید از معدلت ہے۔ اگر تحت کے اسلہ اور پیرو کار مثل دیگر محکمہ معتمدین طلب کرلئے جائیں تو معینہ تاریخ میں فیصلہ جات عمل میں آسکتے ہیں۔ آخر میں صدر وفد نے حضرت بندگان عالی کے لئے دعاء عمر و اقبال کرتے ہوئے تضیع اوقات کی معافی چاہی۔

ان تمام امور کو نہایت اطمینان کے ساتھ نواب صدر المہام بہادر معز نے سماعت فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھے آپ کی رپورٹ انجمن جو اس سے قبل بھی ذریعہ ڈاک وصول ہوئی ہے ملاحظہ کی گئی۔ بے شک انجمن اچھا کام کر رہی ہے میرا تعلق سررشتہ فوج کی حد تک ہے اس میں جو کچھ نقائص ہیں ان کو رفع کرنے کی کوشش کروں گا۔ فوٹوز کو دیکھتے ہوئے اظہار افسوس فرمایا اور جو کچھ بھی ملازمین فوج کو شکایت ہو وہ مجھ سے برابر ملیں۔ میں ضرور حسب قاعدہ امداد کرنے سے دریغ نہ کروں گا۔ (نامہ نگار)

سنگاپور میں مسافر احمدیوں کی رہائش کا انتظام

چونکہ سنگاپور میں احمدیوں کی رہائش کے لئے پہلے کوئی مستقل انتظام نہیں تھا۔ اس لئے آنے جانے والے اور یہاں رہنے والے دوستوں نے کئی دفعہ غیروں کے ہاتھوں سخت نقصان اٹھایا ہے۔ اور غیر احمدیوں نے ذاتی فائدہ حاصل کرنے کے لئے احمدی دوستوں کو طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا کیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ سنگاپور میں آنے والے اور خط و کتابت کرنے والے دوستوں کو تااطلاع ثانی مندرجہ ذیل پتہ یاد رکھنا چاہیئے۔ ورنہ نقصان اٹھانے کی صورت میں شکایت بے جا ہوگی۔

Serangoon Road No. 201. Singapore.

جو دوست لائبریری کے لئے کتب۔ رسالہ جات ٹریکٹ وغیرہ بغرض تبلیغ ارسال فرمائیں گے۔ ان کا ہدیہ شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

(نامہ نگار)

چندہ تحریک جدید پر لبیک کہنے والے مخلصین کیلئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید پر اپنی خوشی سے لبیک کہنے والے مخلصین مندرجہ ذیل صورتوں میں وعدہ کا ایفا کر رہے ہیں

(۱) جنہوں نے اپنے وعدہ کے خط یا جماعت کی فہرست میں یہ عہد کیا ہے۔ کہ موعودہ رقم "جلدی" ادا کر دی جائے گی۔ ان میں سے اکثر احباب نے اپنے وعدہ کے مطابق چندہ بروقت ادا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ بعض احباب کی طرف سے وعدہ کے ایفا کا انتظار ہے۔ ان کو سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ "گو یہ چندہ اختیاری ہے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ اختیاری چندہ ہی زیادہ ثواب کا موجب ہوتا ہے ... "جب میں نے کہا۔ کہ یہ چندہ نفلی ہے۔ تو دوستوں کو زیادہ ہوشیار ہو جانا چاہیئے اور زیادہ مستعدی سے اسے پورا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے" پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے عہد کو جلد پورا کرنا چاہیئے۔

(۲) جنہوں نے لکھا۔ کہ چندہ تحریک جدید فلاں ماہ میں ادا کر دیں گے۔ یا قسط وار ادا کرتے ہوئے سال کے آخر تک (یعنی دسمبر ۱۹۳۵ء تک) اپنی موعودہ رقم پوری کر دیں گے یا کسی خاص ماہ میں ادا کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ ان میں سے ایک معتد بہ حصہ نے یہ معلوم کر کے کہ جس قدر جلدی ادا کیا جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔ اپنی سہولت کو نظر انداز کرتے ہوئے فروری تک ادا کر دیا ہے۔ نیز قسط وار ادا کرنے والے احباب میں سے بھی ایک خاصی تعداد نے یہ عہد پورا کیا ہے۔ سب احباب کو حضور کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے۔ کہ آپ کے راستہ میں مشکلات ہیں۔ تو یاد رکھیں۔ کہ یہ مشکلات اوروں کے راستہ میں بھی ہیں۔ مگر وہ باوجود اس کے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے نہیں ڈرے۔ بلکہ اور قربانی کرنے کو تیار رہیں۔ اگر آپ کے اخراجات کی زیادتی آپ کے لئے مانع ہے۔ تو یاد رکھیں۔ کہ اخراجات میں زیادتی کے ذمہ دار زیادہ تر آپ ہی ہیں۔ سلسلہ کی ذمہ واری دوسرے نمبر پر نہیں بلکہ پہلے نمبر پر ہے" پس قسط وار ادا کرنے والے دوست اگر یکمشت ادا کر سکیں۔ تو ان کے لئے زیادہ ثواب ہے۔ لیکن اگر مجبوری ہو۔ تو اپنی قسطیں جو بقایا رہ گئی ہوں۔ اس ماہ کی قسط کے ساتھ ارسال کریں۔ اور آئندہ باقاعدہ قسط ادا کریں۔ تا قسطیں اکٹھی ہونے کی صورت میں ان کو سال کے آخر پر ادا کرنے میں زیادہ دقت نہ ہو۔

(۳) وہ احباب جن کا وعدہ دوران سال کا ہے۔ ان کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ اس سال میں سے تین ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ اول تو ان کا وعدہ ہی دوران سال کا ہے اس لئے انہیں اپنا وعدہ ایفا کرنا چاہیئے۔ دوم اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت ادا نہیں کر سکتے۔ تو وقت مقرر کر کے اطلاع دینی چاہیئے۔ کہ کس ماہ میں ادا کریں گے۔ اور انہیں سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کا یہ ارشاد یاد رہے۔

"جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔ بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ بعض نے مجھے خطوط لکھے۔ کہ بعد میں دیدیں گے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی۔ یا آمد کے دوسرے ذرائع بند ہو گئے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ سال کے آخر میں دے دیں گے۔"

اگر کوئی شخص سمجھتا ہے کہ میں مجبور ہوں۔ اور مشکلات میں گھرا ہوا ہوں۔ تو اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ کامیابی بغیر مشکلات برداشت کئے حاصل نہیں ہوا کرتی۔ اور نہ اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی تکلیفوں کے بغیر آتی ہے۔"

"ایک ایماندار شخص یہ نہیں دیکھا کرتا۔ کہ میری جیب میں کیا ہے۔ بلکہ وہ اپنے دل کو دیکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب میں قربانی پر آمادہ ہوں گا۔ تو میرا خدا مجھے دیگا"

"پس وہ مخلصین جنہوں نے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد "من انصاری الی اللہ" پر اپنی خوشی سے نحن انصار اللہ کہا ہے۔ اور دشمن جو اپنے سارے لشکر سمیت اسلام اور احمدیت پر حملہ آور ہے۔ نہ صرف اس کے اس حملہ کو ناکام بنانے کے لئے بلکہ آئندہ حملہ کرسکنے کی طاقت ہی نہ رہنے دینے کے لئے جو جہاد سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا ہے۔ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان)

اعلان معافی

بغرض اطلاع احباب جماعت احمدیہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میاں عطاء اللہ صاحب سکنہ ڈلہ متصل قادیان نے اپنی لڑکی کا نکاح مرکز کے فیصلہ کے خلاف ایک غیر احمدی کے ساتھ کر دیا تھا۔ اور میاں غلام رسول صاحب پسر عطاء اللہ صاحب مذکور نے اس لڑکی کو تنسیخ نکاح کی غرض سے عیسائی بنا دیا تھا۔ ان قصوروں کی بنا پر ہر دو کو جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ اب ہر دو کی طرف سے اظہار ندامت اور توبہ پر مشتمل درخواستیں معافی کی غرض سے موصول ہونے پر منظوری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہر دو کو معافی دی جاتی ہے لیکن غلام رسول صاحب کی نسبت حضرت امیر المومنین نے ہدایت فرمائی ہے کہ اس شخص سے نہ تو آئندہ کوئی چندہ کبھی وصول کیا جائے۔ نہ وصیت بغرض بہشتی منظور کی جائے۔ نہ کوئی جماعتی عہدہ اس کو دیا جائے۔ اور نہ امام الصلوۃ بنایا جائے۔ بوجہ اس کے کہ تنسیخ نکاح کے لئے کسی عورت کو عیسائی بنا دینا ایسا جرم ہے۔ جس سے مذہب کی سخت توہین ہوتی ہے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپکو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے۔ جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر قرار پایا۔ تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھئے۔ قیمت ڈھائی روپیہ (للعہ) (نوٹ) کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگا لیجئے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

الطبیب کی اشاعت خاص

اگر آپ جنسی معلومات کے متعلق بہترین واقفیت حاصل کرنا چاہیں۔ تو سرزمین ہند کے مشہور بلند پایہ اور بہترین طبی رسالہ "الطبیب" کی اشاعت خاص موسومہ

معلومات و تجربات باہیہ

ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر ضرور منگوا لیجئے۔ کیونکہ انتخاب زوج تشریح و وظائف اعضاء تناسل ادویہ و اغذیہ باہیہ۔ صدری نسخہ جات اور اسراری مجربات اور اس موضوع پر جو بیش قیمت اور مفید معلومات اس میں درج ہیں۔ وہ آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملیں گی حجم ۱۶۰ صفحات علاوہ تصاویر الطبیب لاہور کی نسبت ماہرین فن کا فیصلہ ہے۔ کہ یہ سرزمین ہند کا بہترین طبی رسالہ ہے جو طبیب غیر طبیب سب کے لئے یکساں مفید ہے رسالانہ چندہ صرف دو روپے۔ نمونے کا پرچہ حتی الامکان مفت۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر رسالہ الطبیب کٹڑہ علیخان روڈ بیرون موچی دروازہ لاہور

تپ دق

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا انتڑیوں کی۔ ابتدائی درجہ میں ہو یا آخری اسٹیج میں کسی حال میں بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

کندن کے طریقہ علاج سے صحت اور نئی زندگی حاصل ہو سکتی ہے۔ مفصل حالات کے لئے ذیل کے پتہ سے اس کا لٹریچر مفت منگا کر مطالعہ کریں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ غلام قادر خان ولد سندھی خان ذات راجپوت ساکن موضع سڑوعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۵ تاریخ $\frac{۴}{۳۶}$ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{۳}{۳۶}$/۱۱ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ محمد اکبر ولد عمر الدین ذات گوجر ساکن موضع تھانہ جگل تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے اور بورڈ نے ۱۵ تاریخ $\frac{۴}{۳۶}$ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{۳}{۳۶}$/۱۱ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ولایت خان ولد رولدو خان ذات راجپوت ساکن موضع پنام تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۵ تاریخ $\frac{۴}{۳۶}$ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{۳}{۳۶}$/۱۴ دستخط (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰
ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھشنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ فضل محمد ولد عبداللہ خان ذات راجپوت ساکن موضع ٹنڈہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور بذریعہ دفتر مختار طفیل محمد و مسماۃ دولی و مسماۃ رحمی نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۴ تاریخ $\frac{۴}{۳۶}$ بمقام گڑھشنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ $\frac{۳}{۳۶}$/۱۱ دستخط (مہر عدالت)

فساد خون کے دنوں سے محفوظ رہنے کیلئے استعمال کا موسم آ گیا ہے

ڈاکٹر رشی لیبارٹری کا حیرت انگیز کرشمہ

رشی سارسپریلا یعنی جوہر عشبہ

جو کہ خون صاف کرنیکے حق میں بے حد مفید اور طلسمی اثر رکھتا ہے اسکے استعمال سے جسم کی تمام بیماریاں مثلاً پھوڑے پھنسی۔ خارش۔ گنٹھیا۔ وجع المفاصل۔ ناسور۔ داد۔ خنازیر وغیرہ چند یوم میں بالکل کافور ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ دل کا دھڑکنا سانس پھول جانا بھوک کا کم ہونا قبض ہونا بالکل ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ یہ اندرونی غلاظتوں گندی رطوبتوں اور زہریلے مواد کو خارج کرتا ہے۔ آتشک۔ سوزاک جیسے موذی امراض کے دفعیہ میں خاص اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے ہفتہ عشرہ کے استعمال سے بدن کندن ہو جاتا ہے اور چہرہ کے داغ چھائیاں۔ کیل وغیرہ دور کرنیکے علاوہ چہرہ کی رنگت مانند گلاب نکھر آتی ہے ہندوستان کی آب و ہوا کے مطابق تیار کیا جاتا ہے خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ مردوں عورتوں اور بچوں کیلئے مفید ثابت ہوا ہے۔ عرصہ دس سال سے لوگ اسکی تعریف کر رہے ہیں باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ ڈاک خرچ فی درجن ۱۵ روپے فہرست مفت طلب کریں

تمام بڑے بڑے شہروں میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے [illegible]

درجن کے آرڈر پر لہ رقم پیشگی آنے پر ڈاک خرچ معاف

واحد تقسیم کنندگان
فاروقی دواخانہ فاروق گنج بیرون دروازہ شیرانوالا لاہور

یوم التبلیغ کے موقع پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے

بہترین ٹریکٹس

الشوری گیان قرآن

اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خود نوشتہ مضمون جو پڑھنے والے کے دل پر اپنا اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیبی سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ حجم ۴۶ صفحہ مگر قیمت صرف دو روپیہ سینکڑہ ؁

اسوۂ کامل

یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت اور اسوۂ حسنہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نہایت ہی لطیف اور رُوح پرور تقریر ہے۔ سکول سائز کے ۳۶ صفحات پر چھپی ہے۔ قیمت چار روپے سینکڑہ

دُنیا کا ھادی

یہ جیبی سائز کے ... صفحوں کا رسالہ ہے اس میں اسلام اور حضرت نبی اکرم صلعم کی صداقت پر غیر مسلم عورتوں کے مضامین جمع کئے گئے ہیں جو غیر مسلموں کو ضرور پڑھوانے چاہئیں۔ قیمت صرف چار روپیہ سینکڑہ

اسلام اور غلامی

یہ انگریزی زبان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا ہے۔ انگریزی دان غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ اصل قیمت ۵ مگر اس موقعہ کے لئے ۴

موجودہ بائیبل الہامی نہیں

عیسائی دوستوں میں تقسیم کرنیکے لئے نہایت مفید رسالہ ہے اس میں بائبل کی اصل حقیقت نہایت مؤثر اور متین انداز میں دکھلائی گئی ہے حجم ۵۰ صفحہ کاغذ اعلیٰ قیمت رعایتی فی نسخہ ۲ ؁

سیر قادیان و خلیفہ قادیان

یہ ایک سکھ ایڈیٹر کے لکھے ہوئے نہایت مؤثر اور مفید رسائل ہیں۔ جو غیر مسلموں میں کثرت سے تقسیم کرنے چاہئیں۔ تاکہ ان کے دلوں میں جو جماعت احمدیہ کے متعلق غلط فہمیاں پیدا کی گئی ہیں۔ وہ دور ہو سکیں۔ قیمت ہر دو نسخہ ۲

اچھوتوں میں تقسیم کرنے کیلئے

۱۔ اچھوتوں کی درد بھری کہانیاں

۲۔ اچھوتوں کی حالتِ زار

۳۔ اچھوت اُدّھار اور وید شاستر

ان دنوں جب کہ اچھوتوں میں تبدیل مذہب کے متعلق جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اور اچھوتوں میں ان رسائل کی تقسیم انشاء اللہ نہایت مفید ہوگی۔ اصل قیمت تینوں کی ۹ ہے۔ مگر اس موقعہ پر ۷ مل جائیگی۔ ان رسائل کے مفید ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوگا۔ کہ خود جنوبی ہند میں اچھوتوں کی ایک مشہور انجمن نے ہر سہ رسائل کی ڈیڑھ ہزار کاپیاں قیمتاً منگوا کر اپنے علاقہ میں تقسیم کیں۔

امید ہے۔ کہ احباب جماعت ان کی اشاعت میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔؁

نوٹ

علاوہ ازیں اسلام کی صداقت اور احمدیت کی تائید میں ہر قسم کی کتب ہمارے ہاں سے منگوائیے:

خاکسار۔ ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو۔ قادیان

الحمد للہ کتاب

محمد خاتم النبیین

شائع ہو گئی ہے

جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا ۳۸۸ صفحات کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ڈمی کاغذ پر بہترین لکھائی اور چھپائی کے ساتھ عام کتابی سائز یعنی $\frac{20\times 26}{8}$ سائز پر شائع ہوئی ہے۔ قیمت بے جلد صرف ایک روپیہ۔ جلد کی قیمت مطابق قسم جلد ۴، ۶، اور ۸

اس کے علاوہ اس وقت رسالہ درود شریف جو ۲۴۴ صفحات پر مشتمل ہے رعایتی طور پر صرف ۶ کو اور

رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب مع جواب الجواب مکمل جو ۲۳۴ صفحات کا ہے۔ صرف ۵ کو اور مجلد ۶ کو

نیز نقشہ آبادی قادیان کاغذ قسم اعلے ۱۲ کو قسم دوم ۸ کو اور قسم سوم ۶ کو الشیبانی کتب خانہ۔ کتاب گھر۔ احمدیہ بک ڈپو اور دیگر تمام تاجرانِ کتب قادیان سے مل سکتا ہے۔

محمد احمد و عبد الکریم پسران مولوی محمد اسمعیل صاحب) قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

برلن ۱۸ مارچ - جرمنی کے جرنیل گورنگ نے پندرہ ہزار کے ایک مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا - ہم جنگ کے خواہاں نہیں بلکہ امن سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں - ہماری فوجیں رائن لینڈ میں ہی رہیں گی - ہم دوسروں سے صلح کی گفتگو کریں گے - لیکن ہم جو کچھ اپنے ملک میں کر رہے ہیں - اس سے انہیں کوئی تعلق نہیں

عدیس آبابا ۱۸ مارچ - ایک سرکاری اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ اقدب کے مقام پر ان ۵۰۰۰ حبشی سپاہیوں نے جن میں اطالویوں نے روپے اور ہتھیار اس لئے تقسیم کئے تھے - کہ وہ بغاوت کریں - اپنے آپ کو شہنشاہ کے سپرد کر دیا ہے - اور حلف وفاداری اٹھایا ہے - پچھلے ہفتہ میں ایک ہزار بم شمالی محاذ پر گرائے گئے - مگر ان سے صرف تین آدمی ہلاک اور چھ زخمی ہوئے -

پشاور ۱۸ مارچ - آج صوبہ سرحد کی کونسل میں ایک غیر سرکاری قرارداد منظور کی گئی - کہ پشاور میں ایک یونیورسٹی قائم کی جائے

لنڈن ۱۸ مارچ - آج برطانیہ کے دفتر خارجہ میں لوکارنو کمیٹی کا اجلاس شروع ہوا - جس میں مشرقی یورپ میں قیام امن کی تجاویز پر غور کیا گیا - رائن لینڈ میں افواج کے داخلہ کے متعلق فرانس اور جرمنی کے نزاع پر غور کیا گیا - برطانیہ نے تجویز پیش کی - کہ فرانس اور جرمنی کی سرحد پر دونوں طرف بین الاقوامی افواج پہرہ دیں - تاکہ جانبین کی فوجوں میں تصادم نہ ہونے پائے - اور فرانس اور روس کا معاہدہ بین الاقوامی عدالت میں پیش کیا جائے -

نیویارک (امریکہ) پنسلوینیا میں سیلابات کی وجہ سے بہت تباہی پھیلی ہوئی ہے ایک بند ٹوٹ جانے سے پانچ اشخاص غرق ہو گئے - بیڈفورڈ کا شہر زیر آب ہو گیا ہے - جانز ٹاؤن بھی زیر آب ہے - نقصان کا اندازہ ۲ لاکھ ڈالر لگایا جاتا ہے - جانز ٹاؤن میں مارشل لا نافذ کیا گیا ہے

پیرس ۱۸ مارچ - یونانی قائد وینزیلاس کا انتقال ہو گیا ہے -

نئی دہلی ۱۸ مارچ - آج اسمبلی کے اجلاس میں فنانس بل پر بحث ہوئی - مسٹر اسی دت نے تحدید بجٹ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی - سر ہنری گڈنی نے محکمہ ریل میں تنخواہوں کی تخفیف کی مخالفت کرتے ہوئے اینگلو انڈین سٹاف کی تکالیف کا جو اس تخفیف سے پیدا ہوں گی ذکر کیا - آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ریلویز اینڈ کامرس ممبر نے اینگلو انڈین طبقہ کی حالت کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا - جہاں تک سر ہنری گڈنی کے اس مطالبہ کا تعلق ہے - کہ تمام اسامیوں میں اینگلو انڈین لوگوں کو دوسری قوموں سے زیادہ تنخواہیں دی جائیں - کیونکہ ان کا معیار زندگی دوسری قوموں سے مختلف ہے - میں اس شرط کے ماتحت اس سوال پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں - کہ اس کے متعلق جو فیصلہ ہو اس کا تمام قوموں کے افراد پر مساوی اطلاق ہو۔

دہلی ۱۸ مارچ - کل گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان دو گھنٹے تک گفتگو ہوتی رہی ہے - بیان کیا جاتا ہے - کہ عہدوں کے سوال کے متعلق ابھی تک کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا - کہا جاتا ہے - کہ اسے کانگرس کی مجلس عاملہ پر چھوڑ دیا جائے گا۔ جو انتخابات کے بعد اس کا فیصلہ کرے گی۔

کراچی ۱۸ مارچ - صوبہ سندھ کی علیحدگی کے سلسلہ میں حکام نہایت سرگرمی سے تیاریوں میں مصروف ہیں - سر ایکسیلنسی گورنر سندھ یکم اپریل کو کراچی پہنچ جائیں گے - ان کے جائے قیام کے سلسلہ میں جو انتظامات ہو رہے ہیں وہ عنقریب مکمل ہو جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ مارچ - معلوم ہوا ہے فرانس اور بیلجیم نے لیگ کے خفیہ اجلاس میں اس بات پر اصرار کیا - کہ جرمنی کے اقدام کی مذمت کی قرارداد پاس کی جائے - لیکن جرمنی کا جواب آنے پر کہ وہ کونسل کے اجلاس میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے قرارداد پر بحث ملتوی کر دی گئی

شیلانگ ۱۸ مارچ - آسام لیجسلیٹو کونسل نے ۱۶ کے مقابلہ میں ۲۸ آراء سے کریمنل لا امینڈمنٹ بل پاس کر دیا ہے -

انگورہ ۱۸ مارچ - سال نو کے بجٹ میں حکومت ترکیہ نے ترکی کی آزادی کی یادگار قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ پونڈ منظور کئے ہیں -

ڈیسی ۱۸ مارچ - اطالوی بمبار طیاروں نے حبشی ریڈ کراس کے طیاروں کو قورم کے مقام پر تباہ کر دیا ہے -

عدن ۱۸ مارچ - عدن میں حربی تیاریاں ہو رہی ہیں - خندقیں کھودی جا رہی ہیں - اور گرد کی تمام پہاڑیوں پر قلعہ بندی کی گئی ہے پانچ ہزار انگریز فوجی سپاہی اور ۲۵ جنگی جہاز عدن پہنچ گئے ہیں -

نئی دہلی ۱۸ مارچ - جدید وائسرائے ہند ۱۸ اپریل کو ساڑھے پانچ بجے نئی دہلی پہنچیں گے - اس کے فوراً بعد وائسرائے ہاؤس میں حلف وفاداری کی رسم ادا کی جائے گی - غالباً مسٹر ینگ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ حلف وفاداری دیں گے -

نئی دہلی ۱۸ مارچ - یہاں کے سیاسی حلقوں میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں - کہ فرقہ وارانہ اتحاد کے لئے از سر نو کوشش کی جائے گی

فریدپور ۱۸ مارچ - گوپال پور میں ایک مکان پر چھاپہ مار کر پولیس نے ۲ بم اور خطرناک آتشگیر مادہ کی متعدد بوتلیں برآمد کیں اسی سلسلہ میں بعض آدمیوں کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے

مدراس ۱۸ مارچ - فنانس ممبر حکومت مدراس نے ایک تحریک تخفیف کے دوران میں بحث کا جواب دیتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا - کہ جدید دستور اساسی اپریل ۱۹۳۷ء میں نافذ ہو جائے گا - اور آئندہ انتخابات وسط فروری میں ہوں گے -

پٹنہ ۱۸ مارچ - پٹنہ میں بنگال کی پراسرار بیماری کی وبا پھیل رہی ہے - اس وقت دو درجن اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں -

پالگھاٹ (مالابار) (بذریعہ ڈاک) کوچین کے تھیوں کے لیڈروں نے ہندوؤں کی بدسلوکیوں سے تنگ آ کر تبدیلی مذہب پر غور کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کی - جس میں کثرت آراء سے یہ فیصلہ کیا گیا - کہ انہیں مذہب اسلام قبول کر لینا چاہیئے۔

لنڈن ۱۸ مارچ - وزارت بیبر کی طرف سے تحریک پیش ہوئی تھی - کہ بحری بیڑے کے ملازمین میں تخفیف کی جانی چاہیئے - مگر ۷۵ ووٹوں کے مقابلہ میں ۱۹۱ ووٹوں کی زیادتی سے یہ تحریک گر گئی - اور دارالعوام میں بحری بیڑہ کا بجٹ جو اسی سال ۶ کروڑ ۹ لاکھ پونڈ تھا پاس ہو گیا۔

لائل پور ۱۸ مارچ - کل روئی کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ جانے سے کئی ہزار روپے کا نقصان ہو گیا۔

امرتسر ۱۸ مارچ - گیہوں حاضر ۲ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۱ روپیہ ۱۵ آنے ۹ پائی - سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۰ روپے ہے۔

لاہور ۱۸ مارچ - ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء کے سکھ ہندو مشترکہ جلوس کے سلسلہ میں ۴۲ سکھوں اور ہندوؤں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۵ - ۲۹۸ تعزیرات ہند جو مقدمہ چل رہا تھا آج اسے واپس لے لیا گیا - مقدمہ کی واپسی حکومت کی ان ہدایات کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہے جو تحریک شہید گنج کے سلسلہ میں مسٹر جناح کی مساعی کے بعد جاری کی گئی تھیں۔

کلکتہ ۱۸ مارچ - گورنمنٹ بنگال نے فیصلہ کیا ہے - کہ قانون دہشت انگیزی کی رو سے ضلع دارجیلنگ میں ہندو نوجوانوں کے داخلہ پر پابندی عاید کی جائے۔

دہلی ۱۸ مارچ - کانگرس کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۲۱ مارچ کو دہلی میں منعقد ہو گا ایک کانگرس لیڈر نے نمائندہ پریس سے کہا - کہ ہم متحدہ محاذ قائم رکھیں گے۔

نئی دہلی ۱۸ مارچ - ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے - کہ مسٹر گاندھی بشرط صحت لکھنؤ کانگرس میں شریک ہوں گے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی